

1 ایس سی آر

سپریم کورٹ رپورٹس

251

13 مارچ 1961

ازعدالالت الاعظلی

این۔ٹی۔ پاٹل اور کمپنی

بنام
مکشر آف انکم ٹیکس، مدراس۔

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس۔ شراکت داری۔ کی رجسٹریشن۔ منافع اور نقصان میں شراکت داروں کے حصص کی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ رجسٹریشن سے انکار، اگر مناسب۔ ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 آف 1922)، دفعہ 26 (اے)۔

چار افراد پر مشتمل ایک شراکت داری 31 مارچ 1949 کو قائم کی گئی تھی، جو 31 مارچ 1954 کو ختم ہونے والی تھی۔ 27 جولائی 1951 کو پانچویں شراکت دار کو شراکت میں لیا گیا۔ 29 مارچ 1954 کو، چھٹے شراکت دار کو لینے کے لیے ایک نئی شراکت داری کی گئی جس نے سرمایہ میں اپنے حصے کے طور پر 40,000 روپے کا تعاون کیا۔ پارٹنرشپ ڈیڈ میں منافع اور نقصانات کو تقسیم کرنے کے طریقے کے بارے میں کوئی واضح شق نہیں کی گئی تھی۔ اکاؤنٹ سال 1954-55 کے اختتام کے بعد 17 ستمبر 1955 کو اصلاح کا ایک دستاویز پر عمل درآمد کیا گیا، جس میں شراکت داری کے دستاویز میں ایک شق شامل کی گئی کہ شراکت دار سرمائے میں اپنی شراکت کے تناسب سے منافع اور نقصانات میں حصہ لیں گے۔ تشخیص کے سال 1954-55 کے اختتام تک، پرانی کمپنیاں انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 26 (A) کے تحت رجسٹرڈ تھیں۔ نئی فرم نے تشخیصی سال 1955-56 کے لیے رجسٹریشن کے لیے درخواست دی، لیکن اس بنیاد پر رجسٹریشن سے انکار کر دیا گیا کہ شراکت داروں کے حصص کی کوئی وضاحت نہیں تھی۔

منعقد ہوا، اس رجسٹریشن کو صحیح طور پر مسترد کر دیا گیا تھا۔ دفعہ 26 اے کا مطالبہ ہے کہ کسی خاص سال میں رجسٹریشن کے لیے شراکت داری کا ایک آلہ ہونا چاہیے جس میں منافع اور نقصان میں شراکت داروں کے حصص کی وضاحت کی گئی ہو۔ اگرچہ موجودہ معاملے میں تشخیص کے سال 56-1955 میں شراکت داری کا ایک آلہ تھا، لیکن اس میں حصص کی وضاحت نہیں کی گئی تھی۔ رجسٹریشن کے حق کا دعویٰ صرف دفعہ 26 (اے) کے مطابق کیا جاسکتا ہے اور ٹیکس دہندہ کو خود کو اس دفعہ کی شرائط کے تحت سختی سے لانا ہوگا۔

روولاسبہاراؤوی بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس، (1956) ایس سی آر 577 اور آرسی مٹرا اینڈ سنز بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، (1959) 36 آئی ٹی آر 194 کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 424 آف 1960۔

1957 کے حوالہ نمبر 62 کے معاملے میں مدراس ہائی کورٹ کے 25 مارچ 1958 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اے وی وثونا تھ شاستری، جے بی داداچنچی، رامیشور ناتھ اور پی ایل دوہرا۔

مدعا علیہ کی طرف سے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل آف انڈیا ایچ این سنیل، کے این راجا گوپالا شاستری اور ڈی گپتا۔

13 مارچ 1961 عدالت کا فیصلہ ذریعے دیا گیا تھا

جسٹس کپور۔ یہ مدراس میں ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل ہے۔ ٹیکس دہندہ اپیل کنندہ ہوتا ہے اور انکم ٹیکس کمشنر مدعا علیہ ہوتا ہے۔

چار افراد پر مشتمل ایک شراکت داری 31 مارچ 1949 کو شراکت داری کے ایک دستاویز کے ذریعے تشکیل دی گئی تھی۔ 27 جولائی 1951 کو ایک اور شراکت داری کو شراکت داری میں لے لیا گیا اور ایک نیا دستاویز تیار کیا گیا۔ پچھلے پارٹنرشپ ڈیڈ کو پرنسپل ڈیڈ سمجھا جاتا تھا۔ پرانی طرح نئی شراکت داری 31 مارچ 1954 کو ختم ہونی تھی۔ 29 مارچ 1954 کو ایک نئی شراکت داری قائم کی گئی اور چھٹا شراکت دار لیا گیا اور ایک نیا معاہدہ انجام دیا گیا۔ نئے پارٹنر نے سرمائے میں اپنے حصے کے طور پر 40,000 روپے کا تعاون کیا لیکن پارٹنرشپ ڈیڈ میں کوئی واضح التزام نہیں کیا گیا تھا کہ شراکت داروں کے درمیان منافع اور نقصانات کو کس طرح تقسیم کیا جائے۔ اس کو درست کرنے کے لیے، 17 ستمبر 1955 کو اصلاح کا ایک دستاویز پر عمل درآمد کیا گیا، جو اکاؤنٹ سال 1954-55 کے بند ہونے کے بعد تھا۔ اس دستاویز میں کہا گیا کہ نئے دستاویز میں پرانے پارٹنرشپ ڈیڈ کی شق 21 کو ٹائپ کرنے سے چھوڑ کر 29 مارچ 1954 کے پارٹنرشپ ڈیڈ کو ٹائپ کرنے میں غلطی ہوئی تھی۔ فریقین نے اس وجہ سے شق 20-اے کو درج ذیل طور پر شامل کر کے غلطی کو درست کرنے پر اتفاق کیا تھا:۔

"ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ وضاحت کے مقصد کے لیے 29 مارچ 1954 کے پارٹنرشپ انسٹرومنٹ میں مندرجہ ذیل شق کو شق 20-اے کے طور پر شامل کیا جائے گا:"

"فریقین ہر شراکت دار کے سرمائے کی شراکت کے تناسب سے فرم کے منافع اور نقصانات میں حصص کے حقدار ہوں گے اور جب بھی کاروبار کے لیے نئے سرمائے کی ضرورت ہوگی، ہر شراکت دار اسی تناسب سے اضافی سرمائے کا حصہ ڈالنے کا ذمہ دار ہوگا جس کا حوالہ 29 مارچ 1954 کے دستاویز کی شق 4 میں دیا گیا ہے۔"

اس پر تمام شراکت داروں کے دستخط ہوتے ہیں۔

تشخیص کے سال 1954 - 55 کے اختتام تک پرانی کمپنیاں جو چار شراکت داروں پر مشتمل ہوتی ہیں اور دوسری پانچ شراکت داروں پر مشتمل ہوتی ہیں، انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 26 اے (جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا جاتا ہے) کے تحت رجسٹرڈ تھیں۔ اس کے بعد اپیل کنندہ فرم نے تشخیصی سال 1955-56 کے لیے رجسٹریشن کے لیے درخواست دی۔ انکم ٹیکس انسرنے اپیل کنندہ فرم کی طرف اشارہ کیا کہ شراکت داری کے دستاویز میں شراکت داروں کے حصص کی کوئی وضاحت نہیں تھی۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے 17 ستمبر 1955 کو ترمیم کا دستاویز پیش کیا، جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اور پیش کیا گیا ہے کہ اصل دستاویز میں شراکت داروں کے حصص کی وضاحت کی گئی ہے اور اصلاح کے دستاویز نے

صرف پوزیشن کو واضح کیا ہے۔ لیکن انکم ٹیکس افسر نے رجسٹریشن کو مسترد کر دیا اور اس حکم کے خلاف اسسٹنٹ کمشنر کو کی گئی اپیل کو مسترد کر دیا گیا۔ مزید اپیل انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل میں لی گئی جو بھی ناکام رہی۔ اپیل کنندہ کی درخواست پر درج ذیل سوال کو اس کی رائے کے لیے ہائی کورٹ کو بھیجا گیا:۔

”آیا ٹیکس دہندہ فرم تشخیص سال 1955-56 کے لیے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 26-A کے تحت رجسٹریشن کا حقدار ہے۔

ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ ایکٹ کی دفعہ 26 (اے) کے تحت شراکت داری کے آلے کے حساب کے سال میں حقیقی وجود ضروری تھا، ایک ایسی ضرورت جس کی موجودہ معاملے میں کمی تھی اور اس لیے دفعہ 26 (اے) کی دفعات مطمئن نہیں تھیں اور حصص کی تفصیلات صرف 17 ستمبر 1955 کو ہوئیں جب اصلاح کے دستاویز پر عمل درآمد کیا گیا۔ اس لیے اس سوال کا جواب منفی دیا گیا۔ اس فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل کنندہ ہائی کورٹ کے سرٹیفکیٹ کے ذریعے اس عدالت میں اپیل میں آیا ہے۔

یہ دعویٰ کیا گیا کہ شق 9، 11، 34 اور 41 (اے) میں شراکت داروں کے حصص کی کافی وضاحت کی گئی ہے اور قانون کی ضروریات کو پورا کیا گیا ہے۔ یہ شقیں حسب ذیل تھیں:۔

”شق 9" شراکت داروں کی طرف سے کی گئی اس طرح کی اضافی شراکت "اضافی سرمایہ رکنیت کھاتہ" نامی کھاتے کے تحت متعلقہ شراکت داروں کو جمع کی جائے گی اور سال یا سالوں کے دوران پورے یا اس کے حصے کے استعمال کی مدت کے لیے، اسے صرف منافع کو تقسیم کرنے کے مقصد کے لیے سرمایہ شراکت کے طور پر سمجھا جائے گا لیکن بصورت دیگر اسے کسی بھی صورت میں ادا شدہ سرمائے میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

”شق 11" اضافی سرمایہ رکنیت کھاتہ میں شراکت کے تناسب سے منافع کے حصے کے علاوہ، اس طرح کی پیشگی رقم پر سب سے زیادہ شرح کے برابر سود ہوگا جس پر کمپنی کو ملتان منی مارکیٹ سے قرض لینے کی صورت میں ادا کرنا پڑ سکتا ہے اور سال یا نقصان کے سالوں میں سود کی مذکورہ شرح سے دوگنا ہوگا۔

”شق 34" سینئر پارٹنر شراکت داری کے قیام کے دوران کسی بھی وقت 5 ویں اور 6 ویں حصے کے شراکت داروں کے علاوہ اپنے ایک یا زیادہ دوسرے بیٹوں کو شراکت داری میں لاسکتا ہے اور

ان کے شراکت دار بننے کی صورت میں وہ اسی طرح کے فرائض کے ذمہ دار ہوں گے جیسے یہاں دوسرے شراکت دار ہیں اور اپنے سرمائے کی شراکت کے تناسب سے معاوضے اور منافع کے حقدار ہوں گے۔

”شق 41(اے)۔“ شراکت داری کے تحلیل ہونے کی صورت میں بیلنس شیٹ کے مطابق تقسیم کے لیے دستیاب سرمایہ، جمع کرنے اور ریزرو فنڈ کے لیے بقایا قرضوں کے علاوہ، سبکدوش ہونے والے شراکت دار کو تمام شراکت داروں کے کل تعاون میں سبکدوش ہونے والے شراکت دار کے سرمائے کے تناسب سے ادا کیا جائے گا، بشمول شق 9 کے تحت ادا کردہ اضافی سرمایہ رکنیت، اگر کوئی ہو۔“

ان شقوں میں سے کوئی بھی شراکت داروں کے حصص کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔ شق 9 میں شراکت داروں کی طرف سے کی گئی اضافی شراکت کا حوالہ دیا گیا ہے جسے منافع کو تقسیم کرنے کے مقصد سے سرمائے کی شراکت کے طور پر سمجھا جانا تھا لیکن دوسری صورت میں اسے ادا شدہ سرمایہ نہیں سمجھا گیا تھا۔ شق 11 رکنیت شدہ اضافی سرمائے پر سود فراہم کرتی ہے۔ شق 34 سینئر پارٹنر کو شراکت داری کے دوران اپنے ایک یا زیادہ بیٹوں کو شراکت دار کے طور پر لانے کا اختیار دیتی ہے جو اس طرح لائے جانے پر اپنے سرمائے کی شراکت کے تناسب سے معاوضے اور منافع کے حقدار تھے۔ شق 41(اے) میں کہا گیا ہے کہ شراکت داری کے تحلیل ہونے کی صورت میں قرضوں وغیرہ کے علاوہ دستیاب سرمایہ سبکدوش ہونے والے شراکت داروں کو سبکدوش ہونے والے شراکت دار کے سرمائے کے تناسب سے ادا کیا جانا تھا۔ لیکن ان شقوں میں سے کسی میں بھی یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ فرم کے منافع اور نقصانات میں شراکت داروں کے حصص کیا ہونے چاہئیں اور ہماری رائے میں ایکٹ کی دفعہ 26(اے) کے تحت شراکت داری کے اندراج کے لیے ضروری تھا اور جیسا کہ وہ مطلوب تھا، رجسٹریشن کو درست طریقے سے مسترد کر دیا گیا تھا۔ ایکٹ کی دفعہ 26(اے) کے تحت رجسٹریشن شراکت داروں کو ایک فائدہ فراہم کرتی ہے جس کے شراکت دار حقدار نہیں ہوں گے لیکن دفعہ 26(اے) کے لیے۔ حق کا دعویٰ صرف اس قانون کے مطابق کیا جاسکتا ہے جو اسے عطا کرتا ہے اور اس دفعہ کے تحت راحت طلب کرنے والے شخص کو اس دفعہ کی مدت کے اندر سختی سے خود کو لانا ہوگا۔ حق کو اس قانون کی شرائط کے ذریعے سختی سے منظم کیا جاتا ہے: راولا سبّا راؤ بنام کمشنر انکم ٹیکس، مدراس ((1956) ایس سی آر 577,588)۔ دفعہ 26-اے فراہم کرتا ہے:“

دفعہ 26(اے)(1)" کسی بھی فرم کی جانب سے انکم ٹیکس افسر کو درخواست دی جاسکتی ہے، جو شراکت داری کے آلے کے تحت تشکیل دی گئی ہو، جس میں اس ایکٹ کے مقصد کے لیے رجسٹریشن کے لیے شراکت داروں کے انفرادی حصص اور انکم ٹیکس یا سپر ٹیکس سے متعلق فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون سازی کی وضاحت کی گئی ہو۔"

اس معاملے کے مقصد کے لیے اس حصے کے متعلقہ الفاظ "شراکت داری کے ایک آلے کے تحت تشکیل دیے گئے ہیں جو شراکت داروں کے انفرادی حصص کی وضاحت کرتے ہیں"۔ لہذا جب تک شراکت داری کا آلہ شراکت داروں کے انفرادی حصص کی وضاحت نہیں کرتا ہے، شراکت داری کا آلہ دفعہ کی ضروریات کے مطابق نہیں ہوتا ہے۔ بی جی متر اینڈ سنز بنام کمشنر انکم ٹیکس (1959) 36 آئی ٹی آر (194) میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ شراکت داری کا اندراج اس مالی سال میں ہونا چاہیے تھا جس کے سلسلے میں تشخیص کی جا رہی ہے۔ صفحہ 202 پر بے سہا (جیسا کہ وہ اس وقت تھے) نے کہا:۔

"لہذا یہ ضروری ہے کہ انتظامیہ کے مفاد میں اور فرموں کے اندراج سے متعلق متعلقہ دفعات کے نفاذ کے لیے، کہ فرموں کو قانون کے تقاضوں کی سختی سے تعمیل کرنی چاہیے، اور یہ انکم ٹیکس حکام پر واجب ہے کہ وہ قانون کے تقاضوں کی مکمل تعمیل پر اصرار کریں۔"

موجودہ معاملے میں شراکت داری کا ایک دستاویز موجود تھا لیکن اس میں حصص کی وضاحت نہیں کی گئی تھی جو رجسٹریشن کے تقاضوں میں سے ایک تھا اور اس شرط کو 17 ستمبر 1955 کے ترمیم کے دستاویز کے ذریعے پورا کیا گیا تھا۔ لہذا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ شراکت داری کا مطلوبہ آلہ موجود تھا جس میں مالی سال کے دوران شراکت داروں کے انفرادی حصص کی وضاحت کی گئی تھی۔ ہائی کورٹ، ہماری رائے میں، اس سوال کا منفی جواب دینے میں درست تھی۔

اس لیے ہم اس اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کرتے ہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔